ورلڈ اسلامک فورم کا تیسرا سالانہ سیمینار

ورلڈ اسلامک فورم کا تیسرا سالانہ تعلیمی سیمینار ۹ ستمبر ۹۵ء کو برنز کلب کمرشل روڈ ایسٹ لندن میں فوم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں علامہ اقبال" اوپن یونیورسٹی اسلام آباد پاکستان کے شعبہ اسلامیات کے سربراہ ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے جبکہ مختلف حلقوں سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام اور دانش وروں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ فورم کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد عیسیٰ منصوری نے کارگزاری کی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے شرکاء کو بتایا کہ فورم نے تعلیمی شعبہ میں یہ پیش رفت کی ہے کہ اردو اور انگلش میں مطالعہ اسلام کا خط و کتابت کورس "اسلامک ہوم اسٹڈی کورس" ایک سال سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے اور اب اسے دو سال کا کورس کر دیا گیا ہے جس کے لیے ممبر شپ جاری ہے اور اکتوبر کے پہلے ہفتے سے اس کا باقاعدہ اجراء کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کورس دعوۃ اکیڈمی' بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے تعاون سے چلایا جا رہا ہے اور سولہ سال سے زائد عمر کے طلبہ اور طلبات کو فری طور پر فراہم کیا جاتا ہے جس کے لیے دس پونڈ رجسٹریشن کے علاوہ طلبہ سے کچھ چارج نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ اور پاکستان میں فورم کے زیر اہتمام مختلف موضوعات پر علمی و فکری نشستوں کا اہتمام کیا گیا جن میں مولانا مجاہد الاسلام قاسمی' مولانا محمد تقی عثمانی' مولانا محمد سرفراز خان صفدر' محمد صلاح الدین شہید" ' ڈاکٹر سید سلمان ندوی' ڈاکٹر محمود احمد غازی' مولانا سید ارشد مدنی اور دیگر زعما نے خطاب کیا۔ اس کے علاوہ فورم کی طرف سے متعدد کتابچے چھپوا کر تقسیم کیے گئے اور فورم کا آرگن ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ سے تسلسل کے ساتھ شائع ہوتا رہا۔ انہوں نے بتایا کہ میڈیا کے محاذ پر سینلائیٹ

چینل کے حصول کے لیے متعلقہ ماہرین کے ساتھ گفت و شنید اور مشاورت کا سلسلہ جاری ہے اور جلد ہی اس کے عملی نتائج سامنے آ جائیں گے۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی نے اپنے مفصل خطاب میں ورلڈ اسلامک فورم کی سرگرمیوں پر اطمینان اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ جدوجہد وقت کی اہم ضرورت ہے اور سب سے زیادہ اطمینان کی بات یہ ہے کہ فورم یہ محنت گروہی اور فرقہ وارانہ سیاست سے بالا تر ہو کر جاری رکھے ہوئے ہے اور آج کے دور کا سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ گروہی سیاست اور فرقہ وارانہ کشمکش سے بالا تر ہو کر ملت اسلامیہ کی فکری و علمی راہ نمائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کا میدان بہت وسیع اور ناگزیر ہے اور اس میدان میں آج کی ضروریات اور تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے جدوجہد کو آگے بڑھانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ علمائے کرام کو اس معاشرہ میں نہ صرف انگلش زبان سے بلکہ یہاں کی نئی نسل کی نفسیات اور ذہنی رجحانات سے بھی واقف ہونا چاہیے کیونکہ وہ اسی صورت میں نئی نسل تک اسلام کا پیغام صحیح طور پر پہنچا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے بارے میں شکوک و شبہات پھیلانے کا زیادہ کام انگلش میں ہو رہا ہے اور پاکستان میں بھی اسلامی احکام و قوانین کے خلاف لکھنے والے زیادہ تر انگلش پریس کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انگلش پریس بیشتر علماء کی دسترس سے باہر ہے' اس لیے وہ اطمینان کے ساتھ اسلام کے بارے میں شکوک و شبہات پھیلانے کی مہم جاری رکھ سکتے ہیں' اس نقطہ نظر سے بھی علمائے کرام کے لیے ضروری ہے کہ وہ انگلش زبان پر مہارت حاصل کریں تا کہ وہ اسلام کے خلاف ہونے والے کام سے آگاہی حاصل کر کے اس کے جواب کے لیے اپنی ذمہ داری پوری کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ اختلاف رائے فطری امر ہے اور اگر اختلافات کو ان کے صحیح دائرے میں رکھا جائے تو وہ قومی زندگی کی علامت اور باعث رحمت ہوتے ہیں لیکن وہی اختلاف جائز حدود سے تجاوز کر کے افتراق و انتشار کا ذریعہ بن جاتے ہیں' اس لیے علماء کو چاہیے کہ وہ اختلاف رائے کو برداشت کرتے ہوئے ایک دوسرے کا احترام کریں اور باہمی اختلافات کو اس حد تک نہ لے جائیں کہ وہ اسلام اور دینی قوتوں کے لیے نقصان کا باعث بن جائیں۔ ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی نے ورلڈ اسلامک فورم کے تعلیمی پروگرام "اسلامک ہوم اسٹڈی کورس" کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس معاشرہ میں خط و کتابت کے ذریعہ اسلامی تعلیمات

کے فروغ کے لیے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی بھی بھرپور تعاون کے لیے تیار ہے۔ فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی نے آئندہ پروگرام کی تفصیلات سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال سے "اسلامک ہوم اسٹڈی کورس" کے دو سالہ پروگرام کے اجراء کے علاوہ ورلڈ اسلامک فورم کے تحت رفاہی خدمات کا مستقل شعبہ قائم کیا جا رہا ہے جس کے ذریعہ مسلم ممالک کے ذہین طلبہ کو تعلیمی وظائف دینے کے علاوہ علمائے کرام اور دینی طلبہ میں مطالعہ، تحقیق اور تحریر و تقریر کا ذوق بیدار کرنے کے لیے وظائف اور انعامی مقابلوں کا اہتمام کیا جائے گا اور بوسنیا، کشمیر، فلسطین اور دیگر خطوں کے مظلوم مسلمانوں کی امداد کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ورلڈ اسلامک فورم کی مرکزی کونسل کا اجلاس ۲۶ ستمبر کو ہو رہا ہے جس میں اس پروگرام کو حتمی شکل دے دی جائے گی۔

سیمینار سے لندن یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر محمد حنیف، ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ کے سکالر مولانا عبید اللہ خان، آل جموں و کشمیر جمعیت علمائے اسلام کے سینیر نائب امیر مولانا قاری سعید الرحمٰن تنویر، مولانا سید اسد اللہ طارق گیلانی، جناب نذر السلام بوس، حفیظ الرحمٰن خان، جناب ابراہیم عدمانی، حزب التحریر کے راہنما جناب عبد الحیٔ، حاجی افتخار، مولانا ابراہیم تارا پوری، مولانا قاری محمد عمران خان جہانگیری، مولانا قاری عبد الرشید رحمانی، مولانا قاری محمد شریف، جناب عبد الرحمٰن باوا اور دیگر راہ نماؤں نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ دینی راہنماؤں اور نئی نسل کے درمیان جو ذہنی بعد دن بدن بڑھ رہا ہے، اس کا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لینے اور حکمت و دانش کے ساتھ اسے دور کرنے کی منظم جدوجہد کی ضرورت ہے اور امت کے تمام طبقات کو اس سلسلہ میں ورلڈ اسلامک فورم کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔

ورلڈ اسلامک فورم کا سالانہ اجلاس

ورلڈ اسلامک فورم کی مرکزی کونسل کا سالانہ اجلاس ۱۹ ستمبر ۹۵ء کو ساؤتھال میں آل انڈیا ملی کونسل کے سربراہ مولانا مجاہد الاسلام قاسمی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں فورم کے آئندہ سال کے پروگرام کی منظوری دی گئی، اجلاس میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ عربی و اسلامیات کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی نے بطور مہمان خصوصی

شرکت کی جبکہ فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی' ڈپٹی چیئرمین مولانا مفتی برکت اللہ اور سیکرٹری جنرل مولانا محمد عیسیٰ منصوری نے پروگرام کی تفصیلات سے شرکائے اجلاس کو آگاہ کیا۔ اجلاس میں اسلامی تعلیمات کے خط و کتابت کورس "اسلامک ہوم اسٹڈی کورس" کے سلسلہ میں پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کیا گیا اور فورم کے ساتھ تعاون پر مدنی ٹرسٹ نوٹنگھم کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ ورلڈ اسلامک فورم کی کوششوں اور تعاون سے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے ساتھ مدنی ٹرسٹ نوٹنگھم کا معاہدہ طے پا گیا ہے جس کے تحت عربی اردو اور اسلامیات کے حوالہ سے اوپن یونیورسٹی کے کورسز کو یورپی ممالک کے لیے منظم کیا جائے گا۔ اجلاس میں طے پایا کہ نوجوان اور ذہین مسلم طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی اور علمائے کرام میں تحریر و تحقیق کا ذوق بیدار کرنے کے لیے ورلڈ اسلامک فورم کی طرف سے انعامی مقابلوں اور وظائف کا اہتمام کیا جائے گا اور اس سلسلہ میں مولانا مفتی برکت اللہ کی سربراہی میں ایک رفاہی ادارہ قائم کیا جائے گا جو تعلیمی وظائف اور بے سہارا مسلمانوں کی امداد کے لیے پروگرام منظم کرے گا۔ یہ ادارہ فورم کے تحت کام کرے گا اور اس میں مولانا محمد عمران خان جہانگیری' مولانا قاری تصور الحق' الحاج محمد اشرف خان' الحاج فیض اللہ خان اور مولانا قاری عبد الرشید رحمانی بھی شامل ہوں گے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا مجاہد الاسلام قاسمی نے کہا کہ ورلڈ اسلامک فورم جن مقاصد کے لیے کام کر رہا ہے' وہ آج کے دور کی بہت بڑی ضرورت ہیں اور ان کے لیے وسائل کی ضرورت ہے' اس لیے اہل خیر کو چاہئے کہ وہ وسائل کی فراہمی میں فورم کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔ انہوں نے کہا کہ علمائے کرام کو اپنے دور کے حالات اور لوگوں کے ذہنی رجحانات سے واقف ہونا ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ اسلام کا پیغام اور اسلامی تعلیمات لوگوں تک صحیح طور پر نہیں پہنچا سکتے۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا آج کے دور کی سب سے بڑی طاقت ہے جس کے ذریعہ مغرب پوری دنیا کے انسانوں کے ذہنوں پر حکومت کر رہا ہے اور میڈیا ہی کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کی تصویر کو خراب کر کے پیش کیا جا رہا ہے اس لیے علماء اور دینی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ جدید میڈیا تک رسائی حاصل کریں اور اس کی تکنیک اور طریق واردات کو سمجھ کر اسے اسلام کے حق میں استعمال کرنے کا راستہ نکالیں۔ ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ورلڈ اسلامک فورم نے گروہی

سیاست سے الگ رہتے ہوئے تمام اداروں کے ساتھ تعاون کی جو پالیسی اختیار کی ہے' وہ تمام دینی اور علمی اداروں کے لیے قابل تقلید ہے۔ انہوں نے تعلیمی محاذ پر فورم کی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ تعلیمی محاذ پر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد فورم کے ساتھ بھرپور تعاون کرے گی۔

اجلاس میں مولانا مجاہد الاسلام قاسمی' ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی' مولانا زاہد الراشدی' مولانا مفتی برکت اللہ' مولانا محمد عیسیٰ منصوری' مولانا سید اسد اللہ طارق گیلانی' مولانا محمد عمران خان جہانگیری' الحاج عبد الرحمٰن باوا' الحاج فیض اللہ خان' مولانا قاری تصور الحق' مولانا محمد سلیم دھورات' مولانا کلام احمد' مولانا حافظ ممتاز الحق اور دیگر زعماء نے شرکت کی۔

قرآن کریم کے انگلش ترجمہ کی اشاعت

ورلڈ اسلامک فورم نے ۹۴ء میں قرآن کریم کے ایک انگلش ترجمہ اور حاشیہ کے مستقل ایڈیشن کی طباعت کا اہتمام کیا جو لاگت ہدیہ پر احباب کو فراہم کیا گیا۔ یہ ترجمہ اور حاشیہ عام فہم انگلش میں ہے اور مدینہ یونیورسٹی کے فاضل اساتذہ الاستاذ تقی الدین الہلالی اور الدکتور عبد المحسن نے مشہور تفسیر ابن کثیر کو سامنے رکھ کر اس کے خلاصہ کے طور پر تحریر کیا ہے۔ عام پڑھے لکھے دوستوں اور نومسلم حضرات کے لیے یہ ترجمہ و حاشیہ قرآن فہمی کے لیے بہت موزوں ہے' یہ ایڈیشن ختم ہو چکا ہے البتہ کوئی دوست اگر اس کے لاگت اخراجات کے سلسلہ میں تعاون کے لیے تیار ہوں تو اس کی دوبارہ اشاعت کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔

رابطہ کے لیے

مولانا محمد عیسیٰ منصوری سیکرٹری جنرل ورلڈ اسلامک فورم
فون و فیکس ۲۶۵۱۹۹۰ (۰۱۷۱)
71 DELA FIELD HOUSE CHRISTIAN STREET
LONDON E1 1QD (U.K)

دوسرا سالانہ میڈیا سیمینار

ورلڈ اسلامک فورم کا دوسرا سالانہ میڈیا سیمینار ۱۴ اکتوبر ۹۵ء کو ٹاسے ہال ایسٹ لندن میں زیر صدارت جناب بیرسٹر یوسف اختر منعقد ہوا۔ اس کے مہمان خصوصی بی بی سی ورلڈ سروس کے ڈائریکٹر جنرل جان بیرڈ کے نومسلم صاحبزادے جناب محمد یحییٰ صاحب تھے۔ سیمینار میں برطانیہ کے ممتاز صحافی، دانشور، میڈیا کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ماہرین کے علاوہ علمائے کرام نے شرکت کی۔ ورلڈ اسلامک فورم کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد عیسیٰ منصوری نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ روس کی شکست وریخت کے بعد مغرب سمجھ رہا ہے کہ اب دنیا میں مغرب کی بالادستی کی راہ میں واحد رکاوٹ اسلام ہے۔ اسے اس بات کا خوف ہے کہ مستقبل قریب میں مغربی نظام حیات بھی روس کے کمیونزم کی طرح اسلام کے مقابلہ میں ریت کی دیوار کی طرح ڈھے جائے گا۔ اس خوف سے مغرب اسلام کے مقابلہ پر صف آرا ہو گیا ہے۔ مغرب نئی تیاریوں کے ساتھ اور نئے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر سامنے آیا ہے۔ وہ جسم کے بجائے انسانی ذہنوں کو غلام بنانا چاہتا ہے۔ ذہنی غلامی، جسمانی غلامی سے کہیں زیادہ بد تر اور خوفناک ہوتی ہے۔ اس دور میں ذہن و فکر کو غلام بنانے کا سب سے موثر ذریعہ میڈیا ہے۔ آج کا دور میڈیا کا دور ہے۔ اس کی طاقت ایٹم بم سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ میڈیا کروڑوں انسانوں کے ذہن و دماغ کو جدھر چاہتا ہے، موڑ دیتا ہے۔ غور کیا جائے تو محسوس ہوگا کہ مغرب محض موثر اور طاقت ور میڈیا کے ذریعہ ہماری سوچ کو متاثر کرتا ہے۔ آج کا سب سے بڑا مسئلہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مغربی میڈیا کی یلغار کا ہے۔ ہمیں نہ صرف میڈیا کے اس بے رحم حملے کو روکنا ہے بلکہ مغربی میڈیا کا متبادل فراہم کرنا، وقت کا سب سے بڑا چیلنج ہے۔ انسانیت کی بدقسمتی ہے کہ میڈیا کا موثر ترین اور طاقت ور ہتھیار ایسے لوگوں کے قبضے میں ہے جو اسلام کے بارے میں تعصب و

عناد کا شکار ہیں۔ وہ عظیم طاقت کو تعمیر کی بجائے تخریب کے لیے' کردار و اخلاق کو سنوارنے کے بجائے بے حیائی اور اخلاقی قدروں کو پامال کرنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ آپ کو آج کے میڈیا کا چیلنج قبول کر کے اس کے مختلف شعبوں میں مہارت و برتری حاصل کر کے انہیں انسانیت کی تعمیر' اخلاق کی تعلیم اور کردار سازی کے لیے استعمال کرنا ہے۔ الحمد للہ یہاں میڈیا کے مختلف شعبوں کے ماہرین تشریف فرما ہیں۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ فورم کی میڈیا کی کوششوں میں رہنمائی و تعاون کریں۔

بی بی سی ورلڈ سروس کے ڈائریکٹر جنرل جان بیرڈ کے نو مسلم صاحبزادے اور ممتاز اسکالر جناب محمد یحییٰ نے اپنے خطاب میں کہا کہ میڈیا ہماری روز مرہ زندگی کا حصہ ہے۔ میڈیا کے ذریعہ مفید معلومات بھی دی جاتی ہیں اور منفی معلومات کے ذریعہ صحیح معلومات پر پانی بھی پھیرا جاتا ہے۔ میڈیا اور ٹیلی ویژن میں زبردست انقلاب آ رہا ہے۔ ٹیلیویژن کے موجودہ سسٹم کی عمر ۶۰ ر ۷۰ سال سے زائد نہیں۔ جو تبدیلی آ رہی ہے اس میں الفاظ' آواز اور تصاویر کو تقسیم کر دیا جائے گا۔ جدید ٹیکنالوجی قسم قسم کے لامتناہی پروگرام دے گی۔ اس میں ہم اپنا مشورہ اور رد عمل بھی شامل کر سکیں گے۔ گویا ٹیلی ویژن' عنقریب ٹیلی فون کی طرح مکالے کی شکل اختیار کر جائے گا۔ ایک کیبل کے ذریعہ فائبر آپٹکس کے ذریعہ جو انسانی بال سے زیادہ باریک ہو گا' ۳۰۰۰۰ قسم کے پروگرام منتقل کیے جا سکیں گے۔ تھوڑے دنوں میں ٹیلی ویژن' کمپیوٹر' ریڈیو اور ٹیلی فون اکٹھے ہو جائیں گے' گویا ٹیلی ویژن ایک کمپیوٹر بن جائے گا اور جدید سسٹم کی قیمت بھی بہت کم ہو گی اور ٹیلی فون بل جتنا خرچہ آئے گا۔ آج کے ویڈیو سسٹم کی طرح ٹی وی پروگرام بھی چھوٹی کمپنیاں' ادارے اور افراد بنا سکیں گے۔ بی بی سی اور آئی ٹی وی کی اجارہ داری باقی نہیں رہے گی۔ اس کی جگہ مختلف معاشرتی ادارے و انجمنیں اپنے پروگرام بنا اور دکھا سکیں گے اور امت کے مختلف حلقوں اور طبقوں کے لیے کم خرچ پر اپنا پروگرام پیش کر سکیں گے۔ کتابوں اور لائبریریوں کی بجائے ڈسک ہوں گی۔ گویا تمام اسلامی و دینوی علوم ایک چھوٹی سی ڈسک پر جمع ہو سکیں گے جو مفت ہر جگہ بھیجی جا سکیں گی۔ آج کے انٹرنیٹ کی طرح ان پر کسی حکومت کا کنٹرول نہیں ہو گا۔ ان نئے مواقع' نئی ٹیکنالوجی و ترقیات کو جانے بغیر مستقبل کی منصوبہ بندی نہیں کی جا سکتی۔ ہمارے پاس وہ پروگرام ہونے چاہئیں جو افراد امت اور انسانیت کو سیٹلائیٹ اور ہوا کے ذریعہ پیش

کیے جاسکیں۔

جناب ابراہیم آدمانی نے ریڈیو رپورٹ پیش کی جو فورم کے ریڈیو شعبے کے ماہرین نے اسپیکٹرم اور برطانیہ کے دیگر ریڈیو کے ذمہ داروں سے تبادلہ خیال کے بعد مرتب کی تھی۔ ڈولی کے چاندنی وی کے ڈائریکٹر جناب جمیل نے سیٹلائیٹ رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ یورپ کے لیے سیٹلائیٹ کا لائسنس بھی حاصل کرلیا گیا ہے۔ فورم کے نائب صدر اور اسلامک کمپیوٹنگ سنٹر کے ڈائریکٹر مفتی برکت اللہ نے بھارت (بمبئی) کے سیٹلائیٹ کے ممتاز ماہر اور ویڈیو ویژن کے ڈائریکٹر جناب سلیم مرزا کا فیکس پڑھ کر سنایا اور ایک رپورٹ پیش کی۔ حزب التحریر کے رئیس جناب عمر بکری محمد نے کہا کہ اسلام اور حق کے خلاف میڈیا کا جہاد تخلیق آدمؑ سے چلا آ رہا ہے۔ دور نبوت میں کفار مکہ نے حضورؐ کے ساحر' کاہن اور مجنون ہونے کا پراپیگنڈا کیا تھا۔ ہماری کوششیں نئی نسل کو انسانی اور فطری حوالے سے اسلام کی دعوت اور علم و دانش کے غلبے کی ہونی چاہئیں۔ یہود و نصاریٰ نے پہلے بھی اللہ کی کتابوں میں تحریف کی اور اب بھی مغرب اسلام کو بد دیانتی اور تحریف کے ساتھ پیش کر رہا ہے۔ ختم نبوت سنٹر لندن کے انچارج عبد الرحمٰن باوا' جیلنگھم کے مولانا عبد الرحمٰن چشتی' جمعیت العلماء برطانیہ کے قاری تصور الحق' جناب فیض اللہ خان' جناب عادل فاروقی اور مولانا عبد الرشید راوت نے تجاویز پیش کیں۔ صدر اجلاس اور مسلم لیگ کے سربراہ جناب بیرسٹر محمد یوسف اختر نے کہا کہ فورم نے میڈیا کے مختلف شعبوں کے ماہرین کو جمع کر کے بہت اچھی ابتداء کی ہے۔ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ علم اور خبر ہی انسان کے لیے وجہ شرف بنا ہے۔ اور قرآن نے حضرت سلیمانؑ کے واقعہ سے جس میں ملکہ بلقیس کے تخت کو ہزار ہا میل سے پل بھر میں حاضر کر دیا گیا تھا' فاصلوں کے ختم ہو جانے کی طرف بلیغ اشارہ دیا تھا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے دور کے ابلاغ و میڈیا کے ممکنہ ذرائع استعمال کیے۔ آپ کے اتباع میں ملت اسلامیہ کو بھی ذرائع ابلاغ پر دسترس اور بالادستی حاصل کرنی ہوگی۔ میں وقت کے اس اہم کام کی طرف توجہ دلانے پر فورم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مولانا عمران خان جہانگیری کی دعا پر سیمینار اختتام پذیر ہوا۔